جلد ۲۹ | ۱۲ وفا ۱۳۲۰ ہش | ۱۶ جمادی الآخری ۱۳۶۰ھ | ۱۲ جولائی ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۵۶

کس بات پر غور کریں؟

اخبار "پیغام صلح" (۱۰ جولائی) نے "احباب قادیان غور فرمائیں" کے عنوان سے "صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب کا مکتوب حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ کے نام" شائع کیا ہے۔ جو ۲۷ جولائی ۱۹۴۱ء کا لکھا ہوا ہے۔ مگر اسے شروع سے لے کر آخر تک پڑھنے کے باوجود یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ اس میں کی کونسی بات پر "احباب قادیان غور فرمائیں"۔ اگر یہ بات قابل غور ہے۔ کہ اس میں جناب مولوی محمد علی صاحب کو "مخدوم و مکرم جناب مولانا حضرت امیر جماعت احمدیہ سلمہ اللہ تعالیٰ" لکھا ہے تو اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ جو شخص مولوی محمد علی صاحب کی انجمن کی طرف سے مبلغ مقرر ہو۔ اس کی طرف سے اس قسم کے الفاظ استعمال ہونا کونسی اچنبھے کی بات ہے۔ اور اس پر غور کرنے کی ہمیں کیا ضرورت ہے؟

پھر اگر یہ بات قابل غور ہے۔ کہ اس خط میں سرحد کے بعض احمدی احباب کے متعلق "دجل و تلبیس" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ تو اس بارے میں عرض ہے کہ اگر صاحبزادہ صاحب موصوف اس وقت جبکہ انہوں نے مذکورہ بالا خط لکھا۔ جماعت احمدیہ کے متعلق اس قسم کے غلط خیالات نہ رکھتے۔ اور ایسی غلط فہمیوں میں مبتلا نہ ہوتے۔ تو مولوی محمد علی صاحب کو حضرت امیر جماعت (احمدیہ) ہی کیوں قرار دیتے۔ اور کیوں اسی وقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کر کے جماعت مبائعین میں شامل نہ ہو جاتے۔ اس وقت اسی قسم کے باطل خیالات تھے۔ جو مولوی محمد علی صاحب کی مہربانی سے ان کے رستہ میں روک بنے ہوئے تھے۔ آخر جب خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے صراط مستقیم کی طرف ان کی راہ نمائی کی۔ اور ان کے دل میں مولوی محمد علی صاحب نے جماعت احمدیہ کے متعلق جو شکوک و شبہات اور غلط خیالات پیدا کئے ہوئے تھے۔ وہ دور ہو گئے۔ تو انہوں نے بغیر کسی بات کی پرواہ کے مومنانہ جرأت کے ساتھ مولوی صاحب سے علیحدگی اختیار کرنے کا اعلان کر دیا۔ اور صدق دل کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت میں داخل ہو گئے۔ اب ان کے چند سابقہ الفاظ ہمارے سامنے پیش کر کے ہمیں ان پر غور کرنے کی دعوت دینا کوئی معقول بات نہیں۔ کیا "پیغام صلح" کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا شرف حاصل کرنے والے اور اسلام کی بڑی بڑی خدمات سرانجام دینے والے کئی صحابہ رضؓ ایسے بھی تھے۔ جو اسلام قبول کرنے سے قبل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات سے انتہائی بغض اور کینہ رکھتے تھے۔ اسلام کو مٹا دینا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اور مسلمانوں کے متعلق نہایت ہی ناموزون الفاظ استعمال کرتے تھے۔ کیا اسلام قبول کر لینے کے بعد ان کی سابقہ حرکات کا ذکر اسلام اور مسلمانوں کے لئے سبکی کا باعث ہو سکتا تھا۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو صاحبزادہ صاحب موصوف کے وہ الفاظ جو انہوں نے جماعت مبائعین میں شمولیت اختیار کرنے سے قبل مبائعین کے متعلق کہے۔ احمدیت۔ اور "احباب قادیان" کے لئے کس لحاظ سے قابل غور قرار دیئے گئے ہیں۔

موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کرنے والوں میں بھی کئی لوگ ایسے ہیں۔ جو ایک وقت شدید مخالفت کرتے رہے۔ اور ہر قسم کی ناروا حرکات کے مرتکب ہوتے رہے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر سے ناسمجھی کا پردہ ہٹا دیا۔ تو انہوں نے سچے دل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی اختیار کر لی۔ اور نہایت مخلص احمدی بن گئے۔ اس وجہ سے ہر عقل سمجھ رکھنے والے انسان کے نزدیک وہ قابل اعتراض نہیں۔ بلکہ لائق توصیف قرار پاتے ہیں۔ کہ جس بات کے وہ کسی وقت سخت مخالف تھے۔ اس کی صداقت ظاہر ہونے پر اڑے نہیں رہے۔ اور ضد اختیار کی۔ بلکہ جرأت اور بہادری کے ساتھ اسے قبول کر لیا۔

اگر "پیغام صلح" کے لئے یہ مثالیں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ تو وہ اتنا تو خیال کرے۔ کہ بعض وہ لوگ جو جماعت احمدیہ سے الگ ہو کر مولوی محمد علی صاحب کے رفقاء میں شامل ہوئے۔ مثلاً مولوی محمد احسن صاحب امروہی۔ شیخ عبدالرحمن صاحب مصری اور مولوی عمر الدین صاحب شملوی۔ وہ مولوی صاحب اور غیر مبائعین کے متعلق جو کچھ لکھ چکے ہیں۔ اس پر غیر مبائعین نے مع اپنے "حضرت امیر" آج تک کتنی بار غور کیا۔ اور اس سے کیا نتیجہ اخذ کیا ہے۔

پھر اگر یہ بات قابل غور ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کو لکھا۔ کہ:-

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:

No.	Name	No.	Name
330	Momo Kanga Serria Leone		H.M. Simbek Serria Leone
331	Marigna "	358	Soco w/o Cheif Lahai H.M. Simbek "
332	Hussan Bokari "		
333	Mauge Wongo "	359	Momo Kawara "
334	Sandi Bokari "	360	Khadija w/o Momo Kawura "
335	Soko Mendino Serria Leone	361	Momo Couteh "
336	Black Beninge "	362	Abbas Bangure "
		363	Abdulai "
337	Ngolo Wongo "	364	Sam Bangari "
338	Abu Nabi "	365	Saeedun "
339	Gattie Vonjo "	366	Abdullai Coray "
340	Kadir Sinara "	367	Mansi w/o Abdullai Coray
341	Saeed Kamara		
342	Ali Mano "	368	Musa w/o " Serria Leone
343	w/o "		
344	Jafruddin "	369	Kelfa Musa "
345	Mocwo "	370	Mono Lassi "
346	Alhasasa "	371	w/o "
347	Alhassaini "	372	Momo of Gikonko "
348	Abdulai		
349	w/o "	373	Alic "
350	Hassan Tobi "	374	w/o "
357	Usman "	375	Vandi "
352	Suri Couteh "	376	Kandilli "
353	Kandi Treader "	377	Lassana "
		378	Ali Levi "
354	Gibers Bangura "	379	Aishata w/o Alfa "
355	Ahmad Tamba Serria Leone	380	" No 2 "
		381	Fatima "
356	Saliko "	382	Bindi "
357	Cheif Lahai	383	Amara Mamo "

(باقی)

"ملازمین و مبلغین کی فہرست سے میرا نام ہو سکے تو بظاہر نکال دیا جائے۔ اور اپنے پاس اور یادداشت میں رکھا جائے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ یہ انجمن کا مبلغ نہیں۔ پھر اس وقت میری تبلیغی جدوجہد کامیاب رہے گی"۔ ہمارے نزدیک تو اس میں کوئی معیوب بات نہیں۔ لیکن اگر "پیغام صلح" سمجھتا ہے۔ کہ اس قسم کی تجویز ایمانداری اور اخلاق کے خلاف ہے۔ اور اسی وجہ سے اس نے "احباب قادیان" کو غور کرنے کی دعوت دی ہے تو سوال یہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے اس خلاف ایمان اور خلاف اخلاق اور خلاف دیانت فعل کو اس وقت تک کیوں چھپائے رکھا۔ جب تک صاحبزادہ صاحب نے ان سے علیحدہ ہونے کا اعلان نہ کر دیا۔ کیوں اس کی بناء پر صاحبزادہ صاحب کے خلاف کارروائی نہ کی۔ اور کیوں انہیں اپنا مبلغ بنائے رکھا۔ کیا اس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ جب تک کوئی شخص مولوی صاحب کی پارٹی میں شامل رہے۔ اس وقت تک وہ اس کی ہر قسم کی معیوب اور خلاف اسلام و اخلاق حرکات برداشت کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کی پردہ پوشی کے لئے ہر ممکن طریق اختیار کرتے ہیں۔ لیکن جب کوئی ان سے علیحدگی اختیار کرلے اس وقت اگر ان کے پاس اس کا کوئی پرائیویٹ خط ہو۔ تو انتقامی جذبہ سے مجبور ہو کر اسے بھی اخبار والوں کے حوالے کر دینے سے دریغ نہیں فرماتے۔ تاکہ اسے شائع کرا کر اپنا کلیجہ ٹھنڈا کریں۔ یہ بات جہاں مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ خط و کتابت کرنے والے غیر مبایعین کو خاص طور پر نوٹ کر لینی چاہیے۔ وہاں مولوی صاحب کو بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس طرح وہ کسی اور کی شہرت کو نقصان پہنچا سکیں یا نہ۔ اپنے متعلق ضرور یہ خیال پیدا کر رہے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں کو ہر بات کی تو آزادی دے رکھی ہے۔ کہ وہ جو چاہیں کریں۔ لیکن جب کسی کو اپنی آخرت کی فکر ان سے علیحدگی اختیار کرنے پر مجبور کرے۔ تو اس کی ذرا ذرا سی بات کی تشہیر شروع کر دیتے ہیں۔

غرض ہمیں اس خط میں کوئی بات بھی ایسی نظر نہیں آئی۔ جس پر ہمیں غور کرنے کی ضرورت ہو۔ البتہ غیر مبایعین کو اس امر پر ضرور غور کرنا چاہیئے۔ کہ جس خط میں مولوی محمد علی صاحب کو آج سے قبل کوئی قابل اعتراض بات نظر نہ آئی۔ اور جو ان کے نام پرائیویٹ خط تھا۔ اسے اب انہوں نے کیوں اخبار میں شائع کرا دیا:

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ وفا ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مد ظلہا العالی کو سر درد آشوب چشم اور بے چینی کی شکایت ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

آج جامعہ احمدیہ سوا دو مہینے کے لئے موسمی تعطیلات کی وجہ سے بند ہو گیا ہے

چند زود نویس نوجوانوں کی ضرورت

چند ایسے احمدی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو زود نویسی کا ملکہ رکھتے ہوں۔ اور تھوڑے سے عرصہ کی مشق سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریریں اور خطبات عمدگی کے ساتھ قلم بند کرنے کی قابلیت پیدا کر سکیں۔ تنخواہ قابلیت کے مطابق دی جائیگی۔ جو نوجوان اپنے آپ کو اس کام کے اہل سمجھتے ہوں وہ جلد درخواستیں بھیجدیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جنگ میں غیر مصافی آبادی پر حملے اور مغربی مفکرین

جنگ کی حالت میں غیر مصافی آبادی اور سویلین لوگوں پر حملے کرنا اور اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر اچانک وحشیانہ بم باری ایک ایسا شرمناک فعل ہے۔ جس نے یورپ کی گھمنڈ والی تہذیب کو رسوائے عالم کر دیا ہے اسلام کی تعلیم اس بارے میں کئی بار باوضاحت پیش کی جا چکی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر مصافی لوگوں عورتوں۔ بچوں۔ بوڑھوں۔ اور ہر مذہب کے مذہبی لوگوں کو نقصان پہونچانے کی شدید ممانعت فرمائی ہے۔ چنانچہ ایک جنگ کے موقعہ پر آپ نے ایک عورت کی لاش دیکھی۔ تو آپ کا چہرہ مبارک غصہ سے سُرخ ہو گیا۔ اور سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ اسی طرح آپ نے باغات فصلوں اور زرعی اراضی کو نقصان پہونچانے سے بھی سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔ مگر آج دُنیا میں تہذیب و تمدن کے اُستاد اور بانی ہونے کے مدعیوں کی کیا حالت ہے۔ اور اس کے متعلق ان کے نظریات اور خیالات کیا ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے:۔

پروفیسر نیپولڈ لکھتا ہے:۔

"جدید تجارت نے ثابت کر دیا ہے کہ موجودہ تجارتی عہد میں جبکہ لاکھوں آدمی غیر ملکوں میں پھیلے ہُوئے ہوتے ہیں اور ادھر سے ادھر گردش کرتے پھرتے ہیں یہ بالکل ناممکن ہے۔ کہ جنگ محض متعلقہ حکومتوں کے فوجی اشخاص کی باہمی لڑائی قرار دی جائے۔ اس نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ صرف محارب ممالک ہی میں نہیں۔ بلکہ غیر محارب غیر جانبدار دُنیا میں بھی کوئی شخص کسی نہ کسی صورت میں ایک بڑی جنگ سے متاثر ہُوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مختلف اشخاص و افراد کے درمیان آج زندگی کے تمام شعبوں میں ایسے پیچ در پیچ تعلقات پیدا ہو گئے ہیں۔ کہ کوئی شخص ایسی جنگ کے اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ان اثرات کو محدود رکھنے اور روکنے کی تمام کوششیں بے کار ثابت ہو چکی ہیں۔ لہٰذا یہ نظریہ ایک بے معنی نظریہ ہے۔ کہ جنگ محض سلطنتوں کا معاملہ ہے۔ اور جنگ کا تمام کاروبار صرف فوجی اشخاص سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس تجارت کے عہد میں جنگ دراصل قوموں کا معاملہ ہے۔ جو اس کو اپنی تمام جسمانی اور اقتصادی قوت کے ساتھ چلاتی ہے" (Nippold P. 114)

پھر لکھا ہے:۔

"جنگ کا مقصد سلطنت کو مغلوب کرنے کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا لیکن سلطنت صرف سپاہیوں سے آباد نہیں ہوتی۔ بلکہ عام باشندوں پر بھی مشتمل ہوتی ہے۔ اسی بناء پر مولٹکے (Moltke) نے اس نظریہ سے اختلاف کیا ہے۔ کہ جنگ کا کام محض غنیم کی فوجی قوت کو ضعیف کرنا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ ہر جنگ سلطنت کو اپنے تمام ذرائع۔ اپنے مالیات۔ ریل کی سڑکیں۔ غلہ کے وسائل حتیٰ کہ اپنا اخلاقی اثر بھی جنگ میں استعمال کرنا چاہئے اگر دُشمن کے ارادہ کو زبردستی جھکانا ہی جنگ کا مقصد ہو۔ تو یہ ضروری ہی نہیں بلکہ جائز ہو جاتا ہے۔ کہ وُہ اپنے فوجی ذرائع نہ صرف مخالف فوج کے خلاف بلکہ غنیم کی تمام اقتصادی قوتوں کے خلاف بھی استعمال کرے۔ اب چونکہ ایک سلطنت کی اقتصادی قوت اشخاص و افراد کی قوت سے مرکب ہوتی ہے۔ اس لئے یہ ناگزیر ہے کہ افراد کی ذات و جائداد اور ان کے اقتصادی مفاد کو بھی اس حد تک جنگ کا ہدف بنایا جائے جس حد تک کہ وُہ جنگ کا مقصد حاصل کرنے کے لئے ضروری۔ اور مفید ہو" (Nippold P. 121)

پھر لکھا ہے:۔

"جنگ میں تمام وُہ ذرائع جن سے غنیم کو مغلوب کرنے کی توقع ہو۔ استعمال کئے جانے چاہئیں۔ لہٰذا اقتصادی جنگ صرف مزاحمت فی التجارۃ تک ہی محدود نہ رہنی چاہئے بلکہ اس کو غنیم کی اقتصادی زندگی پر ایک مہلک ضرب لگانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اس لحاظ سے اس میں پرائیویٹ اشخاص یعنی غیر مقاتلین پر بھی ضرب لگانی ناگزیر ہے" (Ibid P. 122.)

پروفیسر نیمیر (Neimeyer) اپنی کتاب بحری جنگ کے قوانین و اصول میں لکھتا ہے:۔

"بحری جنگ میں دشمن قوم پر ہر ممکن ذریعہ سے حتیٰ کہ انتہائی وحشیانہ ذرائع سے بھی زندگی دوبھر کر دینی چاہیئے" (Prinzipier des see Kriegnecht P. 17)

برک ہارٹ لکھتا ہے:۔

"یہ خوش آئند اصُول کہ جنگ محض مسلح افواج کے درمیان کشمکش کا نام ہے جس کا سول آبادی کے پُرامن روابط پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اپنے آپ کو ایک خیالی بہشت ثابت کر چکا ہے۔ فوج نہ اپنے تئیں قوم سے جدا کر سکتی ہے۔ اور نہ سلطنت سوسائٹی سے الگ ہو سکتی ہے۔ تمام نظریات کے علی الرغم جنگ ہمیشہ قوموں کے درمیان ہُوا کرتی ہے۔ کیونکہ آبادی کے تمام طبقات اس میں حصہ لیتے ہیں۔ اگرچہ ان سب کے ہتھیار مختلف ہوتے ہیں۔ جہاں تک سلطنت سے ان کا گہرا تعلق ہے سلطنت اور اہل ملک میں کوئی امتیاز قائم نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا جنگ جس طرح دو فوجوں کے درمیان ایک فوجی کشمکش ہے۔ اسی طرح وُہ دو قوموں کے درمیان ایک اقتصادی کشمکش بھی ہے" (Nippold P. 114.)

پھر یہی مصنف لکھتا ہے:۔

"سمندر کی تہ میں تجارت کو غرق کر دینا۔ آدمیوں کو ڈبو دینے سے بدرجہا زیادہ انسانیت پرور طریقہ جنگ ہے۔ بلکہ زیادہ گہرا تجزیہ کرو۔ تو دُشمن کی فوجی قوت کو مغلوب کرنے کی کوشش ایسی حالت میں بالکل بے کار معلوم ہوگی۔ جبکہ دُشمن کی اقتصادی قوت اتنی مضبوط ہو۔ کہ وُہ اسے ہتھیار رکھنے پر مجبور نہ ہونے دے۔ اسی وجہ سے ناگزیر ہے۔ کہ ہر محارب فریق اپنے دُشمن کی اقتصادی قوت برباد کر دینے کی کوشش کرے۔ ایک سلطنت کی عسکری قوت دفاع اس کی اقتصادی قوت کے ساتھ اس طرح گتھی ہُوئی ہے۔ کہ ان دونوں کو الگ نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی صنعتی زندگی جنگ جاری رکھنے میں اس کے لئے اتنی ہی مفید ہوتی ہے۔ جتنی کہ اس کے سپاہی کی زندگی ہو سکتی ہے۔ اس لئے کوئی محارب قوت دُشمن کے اقتصادی وسائل پر حملہ کرنے سے باز نہیں رہ سکتی۔ دُشمن کی عام آبادی کو بھوکا مار دینا خواہ کتنا ہی بے رحمی کا فعل ہو۔ مگر میری رائے میں یہ کوئی ممنوع طریق جنگ نہیں ہے" (Ibbid P. 122)

ایک اور اقتباس ملاحظہ ہو۔

"جنگ کو کلیتہً فوجی طبقہ تک محدود رکھنا بہت سے تخیل پسندوں کا مطمح نظر ہے۔ وُہ چاہتے ہیں۔ کہ خشکی اور تری دونوں پر شخصی املاک محفوظ رہیں۔ جنگ محارب فریقین کی فوجی قوتوں کے درمیان ہو۔ نہ کہ محارب سلطنتوں کی عام رعایا کے درمیان۔ لیکن آج کوئی عملی آدمی اس تخیل کا پرستار نہیں ہے۔ صرف اس بناء پر نہیں۔ کہ وُہ حقیقت واقعیہ سے بہت دُور ہے بلکہ اس لئے بھی کہ یہ صراحتًہ ایک مصنوعی۔ اور غیر فطری حالت ہے۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ قدرتی طور پر جنگی کارروائیوں سے متصل یا ہمسایہ ملکوں کی باہمی تجارت کو ضرب لگتی ہے۔ بلکہ ویسے بھی یہ بات عقل و خرد کے بالکل منافی معلوم ہوتی ہے۔ کہ ایک طرف ایک سلطنت اپنے ہزاروں نوجوانوں کو جنگ کی آگ میں جھونک رہی ہو۔ اور دوسری طرف دُشمن کو چین سے تجارت بھی کرنے دے۔ ایک طرف وُہ دُشمن کے بندرگاہوں پر گولہ باری کرنے میں اپنی جان و مال قربان کر رہی ہو۔ اور دوسری طرف اس کی درآمد و برآمد کا سلسلہ بھی جاری رہنے دے" (Nippal d. P. 133)

مومن کو الٰہی اخلاق سیکھنے چاہئیں

قرآن کریم میں آتا ہے واذکروا اللہ ذکراً کثیراً۔ کہ اے لوگو! اللہ تعالےٰ کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔ اور حدیث میں ہے تخلقوا باخلاق اللہ۔ اور اے لوگو کوشش کرو کہ الٰہی اخلاق اور اس کے صفات تم میں پیدا ہوں *

مندرجہ آیت میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ کثرت سے خدا تعالےٰ کو یاد کیا جائے اور دوسری آیت میں ہے اذکروا اللہ کذکرکم اٰباءکم او اشد ذکرا کہ خدا کو اس طرح یاد کرو جس طرح تم اپنے آباء و اجداد کو یاد کرتے ہو۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ سو جیسا انسان اپنے آباء و اجداد کی صفات۔ اور ان کے کارناموں کا ذکر کرتا ہے۔ اور اپنے باپ کی ابوت کا قائل ہوتا ہے۔ ایسے ہی خدا کی توحید اور اس کی وحدانیت پر پختہ یقین رکھتے ہوئے اس کے صفات کا ذکر کیا جائے اور ہر صفت جس کا ذکر کیا جائے۔ اس کی کیفیت بھی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ پھر یقیناً خدا تعالےٰ کی طرف سے عطا اور بخشش ہوتی ہے۔ اور بندہ خدا کے فیض سے مستفیض ہوتا ہے۔

ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ کی صفات کا ذکر کرنے کے یہ معنی ہوتے ہیں۔ کہ بندہ خدا سے کچھ طلب کرتا ہے۔ جب بندہ خدا کی تسبیح کرتا ہے۔ اور اسے ہر ایک قسم کے عیب اور نقائص سے مبرا ٹھہراتا ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی یہ بھی تمنا دل میں رکھتا ہے۔ کہ اسے بھی خدا عیوب سے پاک اور نقائص سے مبرا کر دے۔ اسی طرح جب بندہ خدا کی تحمید یعنی اس کی خوبیوں کے بیان میں مشغول ہوتا ہے۔ اور اس کی تقدیس یعنی اس کی پاکیزگی اور قدوسیت کا نقشہ کھینچتا ہے۔ تو ان صفات کے ذکر کے ساتھ یہ بھی مطلب ہوتا ہے۔ کہ خدا اس کے اندر بھی یہ خوبیاں پیدا کرے غرض جن صفات کا ذکر بندہ کرتا ہے ساتھ ہی یہ بھی تمنا رکھتا ہے۔ کہ ان صفات کے ماتحت کوئی چھینٹا اس پر بھی ڈالا جائے ورنہ محض بے سوچے سمجھے سبحان اللہ سبحان اللہ اور الحمد للہ الحمد للہ کہنے کے تو کوئی معنی نہیں۔ اس بات کو یوں سمجھنا چاہیئے کہ جب کوئی سائل مانگنے کے لئے کسی کے دروازہ پر جاتا ہے اور جا کر اس کی تعریف کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ تو بہت سخی ہے۔ اور تو بڑا داتا ہے تو اس کی اس تعریف کے یہ معنی ہوتے ہیں۔ کہ اسے کچھ دیا جائے۔ اور جب اس کا مقصد پورا ہو جاتا ہے تو واپس آ جاتا ہے اسی طرح خدا کی صفات کا ذکر کرنے کے یہ معنی ہیں۔ کہ بندہ خدا کی صفات سے متصف ہونے کی کوشش کرے۔ اور خدا سے کچھ لے کر رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ خدا سے لینے کا یہی طریق ہے۔ کہ جیسے گداگر پیچھا نہیں چھوڑتا۔ اسی طرح بندہ بھی جو خدا سے کچھ لینا چاہتا ہے وہ خدا کے دروازہ سے چمٹ جائے۔ اور اسی کو قاضی الحاجات یقین کرے۔ تو خدا بھی یقیناً اپنے اس بندہ کو دیتا ہے اور اس کی حاجات پوری کرتا ہے۔

بخاری شریف میں ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ میرا بندہ نفلی عبادات کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ میرا محبوب ہو جاتا ہے۔ تب میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ اور ہاتھ بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اور پاؤں بن جاتا ہوں۔ جس سے وہ چلتا ہے۔ گویا بندہ خدا کا پورا مظہر بن جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی مقام پر فائز ہو کر فرمایا ؎

سر سے لے کر پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے میرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار

حقیقت یہ ہے کہ جب انسان اس مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ تو وہ ہر قسم کی شرور سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور اس کا فعل گویا خدا کا فعل ہوتا ہے۔ ولنعم ما قیل ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جنگ بدر کے دن رمی اور حدیبیہ کے مقام پر مبایعت کا ذکر جو آیت ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ اور ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم میں آیا ہے۔ وہ انہی معنوں میں ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل طور پر محبوب کا مرتبہ مل چکا تھا۔ اور آپ کا فعل گویا خدائی فعل تھا اور اسی وجہ سے خدا کا محبوب بننے کا یہ طریق بتایا گیا۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کہ اے رسول کہہ دو۔ اگر تم خدا سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ خدا کے محبوب بن جاؤ گے۔

خلاصہ کلام یہ کہ مومن کو الٰہی اخلاق سیکھنے چاہئیں۔ اور اپنے اندر خدائی صفات پیدا کر کے خدا کا مظہر بننا چاہیئے۔ اور یہی وہ امر تھا۔ کہ آدم کی پیدائش پر بطور اعتراض فرشتوں نے پیش کیا۔ اور خدا نے بندہ میں الٰہی صفات کے مظہر بننے کی قابلیت اور استعداد کو پیش کر کے فرشتوں کو لاجواب کر دیا۔

خاکسار:۔ قمر الدین مولوی فاضل

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی موجودہ اور آئندہ مستقبل ملازمت کے کوائف

گو جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب بالقابہ کو اپنی ملازمت میں خدمت خلق کی غرض ہی سب سے مقدم ہے۔ تاہم چونکہ بعض مخالف حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ گویا جناب چودھری صاحب کا موجودہ تبادلہ جو ممبری سے ججی کی طرف عمل میں آیا ہے۔ اس میں تنزل کی صورت پائی جاتی ہے اس لئے ایسے لوگوں کے شبہات کے ازالہ کے لئے چودھری صاحب موصوف کی موجودہ اور مستقبل ملازمت کے چند کوائف درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

عہدہ	تنخواہ بعد وضع کرایہ مکان	بقیہ عرصہ ملازمت	حقوق پنشن
موجودہ عہدہ ممبری	۵۰۰۰ ماہوار	قریباً چار سال	کچھ نہیں
مستقبل عہدہ ججی	۵۲۷۵ ”	قریباً سترہ سال	۲۰ ہزار روپیہ سالانہ

ان کوائف سے جو یکم اگست ۱۹۴۱ء سے برسر عمل آنے والے ہیں ظاہر ہے۔ کہ جہاں تک مادی مفاد کا تعلق ہے چودھری صاحب موصوف کا یہ تبادلہ ہر جہت سے ترقی کا رنگ رکھتا ہے۔ اور دیگر پہلوؤں کے لحاظ سے ہم اپنے سابقہ نوٹ میں پہلے ہی روشنی ڈال چکے ہیں *

تقرر امراء جماعت ہائے احمدیہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل اصحاب کو مفصلہ ذیل جماعتوں کے لئے ۳۰ اپریل ۴۲ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔

(۱) پشاور شیخ مظفر الدین صاحب
” مرزا غلام رسول صاحب (نائب امیر)
(۲) میدان (سماٹرا) Koima Hasiboean
(۳) لاہور قاضی محمد اسلم صاحب (نائب امیر)
(۴) منٹگمری چودھری محمد شریف صاحب وکیل
” شیخ فضل کریم صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر (نائب امیر)
(۵) سرائے نورنگ صاحبزادہ محمد طیب صاحب
(۶) سنور چودھری مہدی خان صاحب
(۷) باڈہ (سندھ) حکیم ملک میر احمد صاحب افغان (۸) اٹھوال۔ چودھری دین محمد صاحب

(باقی)

اسمہٗ احمد کی پیشگوئی اور غیر مبایعین

۲۹ جون کو مولوی اختر حسین صاحب گیلانی مبلغ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے مناظرہ ہوا۔ زیر بحث موضوع اسمہٗ احمد کی پیشگوئی تھی۔ مولوی عمرالدین صاحب شملوی نے تجویز پیش کی۔ کہ بجائے تمام دلائل پیش کرنے کے مولوی صاحب اس پیشگوئی کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت کرنے کے لیے صرف ایک ٹھوس اور زبردست دلیل پیش کریں۔ اور پھر صرف اسی پر بحث ہو۔ اس کے ماتحت مولوی اختر حسین صاحب گیلانی نے یأتی من بعدی کے الفاظ پر زور دیا۔ اور کہا۔ پہلے تمام انبیاءؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صرف یہ پیشگوئی فرماتے تھے۔ کہ آپ آئیں گے۔ لیکن حضرت مسیحؑ نے تعیین فرما دی کہ وہ میرے بعد آئیں گے۔ اس میں حکمت یہی تھی کہ بلا فصل آئیں گے یہی وجہ ہے کہ یأتی من بعدی کے الفاظ کسی اور نبی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نہیں فرمائے۔

خاکسار نے جواباً عرض کیا۔ پہلے تو یہی بات غلط ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کسی نے اپنے بعد آنے کی بشارت نہیں دی۔ انجیل متی ۳ میں حضرت یحییٰؑ فرماتے ہیں:۔

”میں تو تمہیں توبہ کے لئے پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں۔ لیکن جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زور آور ہے۔ میں اس کی جوتیاں اٹھانے کے لائق نہیں۔ وہ تمہیں روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا“

یہ پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے۔ پس مولوی صاحب کا یہ کہنا۔ کہ کسی نبی نے ”اپنے بعد آنے کے“ الفاظ سے سوائے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بشارت نہیں دی غلط ہے۔ دوسری بات اس حوالہ سے یہ ثابت ہوتی ہے۔ کہ انجیل کی رو سے ”میرے بعد آنے کے“ معنے قطعاً بلا فصل آنے کے نہیں ہوتے بلکہ یہ زیادہ قرین قیاس ہے۔ کہ وہ نبی ایک نبی کے بعد آئے۔

اس پر مولوی اختر حسین صاحب نے کہا۔ حضرت یحییٰؑ۔ حضرت عیسےٰؑ کے بعد تک زندہ رہے۔ یہ پیشگوئی اس وقت فرمائی ہوگی۔ یا حضرت عیسےٰؑ کے پوشیدہ ہو جانے کے بعد فرمائی ہوگی۔

خاکسار نے عرض کیا۔ غیر احمدیوں کے عقیدہ کے مطابق تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام ۳۳ سال تک زندہ رہے۔ اور پھر آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ لیکن ہم تو ۱۲۰ سال تک حضرت عیسےٰؑ کا زندہ رہنا تسلیم کرتے ہیں۔ پس اگر آپ حضرت عیسےٰؑ کی ۱۲۰ سالہ زندگی گزرنے کے بعد حضرت یحییٰؑ کا زندہ رہنا ثابت کر دیں تو کچھ بات بنے گی۔ ورنہ نہیں۔ لیکن اس حوالہ کے بعد کی چار سطور ملاحظہ ہوں لکھا ہے:۔

”اس کا چھاج اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کرے گا۔ اور اپنے گیہوں کو تو کھتے میں جمع کرے گا۔ مگر بھوسی کو اس آگ میں جلائے گا جو بجھنے کی نہیں۔ اس وقت یسوع گلیل سے یردن کے کنارے یوحنا کے پاس بپتسمہ لینے آیا“ اس سے صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ حضرت عیسےٰؑ کی زندگی میں ہی یہ بات کہی گئی تھی۔ بلکہ وحی اور روح القدس کا نزول بھی اس کے بعد ہوا۔

جواباً مولوی صاحب نے کہا۔ عیسائی تو اسے حضرت عیسےٰؑ کے متعلق سمجھتے ہیں۔ میں نے کہا وہ چاہے کچھ سمجھیں آپ کیا سمجھتے ہیں اور آپ کی پارٹی اور ہماری جماعت کا اتفاق ہے۔ کہ یہ بشارت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے۔

مولوی اختر حسین صاحب گیلانی مبلغ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے جو جواب دیا وہ نہایت مایوس کن۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب کی تربیت آزادیٔ ضمیر کا

غالباً ان ثمرہ تھا۔ آپ نے نہایت فیصلہ کن انداز میں فرمایا ”میری ذاتی رائے میں یہ پیشگوئی رسول کریم کے متعلق نہیں ہے“ خاکسار۔ ملک سعید احمد بی۔ اے دہلی۔

غیر مبایعین سے ایک مناظرہ اور اس کے تاثرات

۲۵ جون کو چند غیر مبایعین اپنے عقائد خصوصی کی تبلیغ کے لئے ہمارے حلقہ میں تشریف لائے۔ اس کے بعد ۲۷ جون کو بھی کافی عرصہ تک تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ دوسرے دن تو باقاعدہ مناظرہ کی صورت ہوگئی۔ ہماری طرف سے میاں محمد عمر صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل گفتگو کرتے رہے۔ اس مناظرہ کی مختصر روئداد اور چند ایک خصوصیات کا ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے:۔

(۱) میاں محمد عمر صاحب کے اصرار پر پیغامی مناظر جناب مولوی احمد یار صاحب ایم۔ اے نے ”نبی“ کی تعریف یہ کی کہ وہ خدا سے براہ راست علم دین اور مسائل دین سیکھتا ہے۔ اور اس پر بہ پیرایۂ جبریل وحی نازل ہوتی ہے۔ میاں محمد عمر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صاف اور واضح حوالوں سے ثابت کر دیا۔ کہ یہ دونوں شرطیں حضرت اقدس میں موجود ہیں۔ غیر مبایع مبلغ آخر تک ان حوالوں کی تردید نہ کر سکے۔

(۲) ہماری طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی رو سے یہ ثابت کیا گیا کہ (۱) خدا تعالےٰ (۲) انبیاء علیہم السلام (۳) اسلام (۴) اور خود حضرت اقدس علیہ السلام کے نزدیک بھی نبی کو محدث سے ممتاز کرنے کے لئے صرف ایک شرط ضروری ہے۔ اور وہ ہے۔ ”بکثرت اظہار امور غیبیہ“ اور یہ شرط یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پائی جاتی ہے۔ غیر مبایعین کے نمائندے اس دلیل کو بھی آخر تک نہ توڑ سکے۔

(۳) پیغامی مناظر ساری بحث کے دوران میں ۱۹۰۱ء کے پہلے کے بعض حوالوں کی آڑ لے کر اس بات پر زور دیتا رہا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی نبوت کو بمعنے محدثیت پیش فرمایا ہے۔ اس کے بالمقابل ہماری طرف سے چیلنج کیا گیا ہے کہ ۱۹۰۱ء کے بعد کا کوئی ایک ہی حوالہ بتا دیا جائے جس میں حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنی نبوت کو صرف محدثیت تک محدود بتایا ہو۔ لیکن اس چیلنج کا بھی کوئی جواب نہ بن پڑا۔

(۴) افسوس ہے کہ غیر مبایعین کے نمائندوں نے مناظرے کے دوران میں اخلاق کا کوئی اچھا نمونہ پیش نہ کیا مثلاً ان کے ایک سرگرم کارکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات گرامی کے متعلق نہایت نامناسب الفاظ استعمال کرتے رہے اور ہمیں تو ”گندے“ اور ”لفنگے“ تک کے خطابات سے نوازتے رہے۔ ان کے مایہ ناز مبلغ مرزا مظفر بیگ صاحب ساطع نے دوران گفتگو میں بار بار بے جا دخل اندازی کرنے کے علاوہ ایک موقع پر تالیاں بجانی شروع کر دیں۔ اسی طرح مولوی احمد یار صاحب بھی دلائل سے عاجز آ کر ذاتی حملوں اور غلط بیانیوں پر اتر آئے لطف یہ کہ بار بار اپنے نامناسب الفاظ بلا تامل واپس بھی لے لیتے۔ گویا آپ کے نزدیک ہر قسم کی بدکلامی جائز ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ اس کے بعد ”میں الفاظ واپس لیتا ہوں“ کہہ دیا جائے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

خاکسار۔ خورشید احمد از لاہور

ضروری اعلان

جن سیکرٹری صاحبان نشر و اشاعت نے تاحال گزشتہ ماہ کی رپورٹ نہیں بھجوائی۔ وہ جلد اس طرف توجہ کریں۔ رپورٹ بھجوانے میں باقاعدگی کام کا ایک ضروری حصہ ہے۔ نیز جن جماعتوں نے ابھی تک سیکرٹری نشر و اشاعت کا انتخاب نہیں کیا۔ وہ بھی جلد انتخاب کر کے مطلع کریں۔ تا انہیں لائحہ عمل اور رپورٹ فارم وغیرہ بھجوایا جائے۔ اور وہ اس نیک اور ضروری کام میں پیچھے نہ رہ سکیں۔

مہتمم نشر و اشاعت

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ایبٹ آباد:۔ مولوی ابو العطاء صاحب پندرہ روز کے لئے ایبٹ آباد بحالی صحت کے لئے گئے تھے اس دوران میں آپ نے ضلع ہزارہ کی جماعت ہائے مانسہرہ۔ داتہ۔ پھگلہ۔ بالاکوٹ۔ حصاری کا بھی دورہ کیا۔ ایبٹ آباد میں ایک پارٹی کے درمیان جس میں دیگر معززین کے علاوہ وکلاء بھی موجود تھے احمدیت کے پیغام پر ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اس کے بعد ایک غیر احمدی مولوی نے مناظرہ کا چیلنج بذریعہ مطبوعہ اشتہار دیا اس کی منظوری سکرٹری صاحب نے مطبوعہ اشتہار کے ذریعہ دی جس کا غیر احمدیوں کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔

مانسہرہ میں درس قرآن کریم کا دیا۔ غیر مبائعین اور غیر احمدیوں سے تبادلہ خیالات ہوا۔ داتہ کی بڑی مسجد میں غیر احمدیوں کے مجمع میں ڈیڑھ گھنٹہ تک رات کو تقریر کی جس کو غیر احمدیوں کے امام نے بہت سراہا۔ اور محلہ میں اس کا چرچا رہا۔ پھگلہ میں علاوہ انفرادی تبلیغ کے خطبہ جمعہ میں قیام احمدیت کی غرض وغایت بیان کی۔ بالاکوٹ میں غیر احمدیوں اور احمدیوں کے مجمع میں قرآن کریم کی موجودہ جنگ کے متعلق پیشگوئی کی تشریح کی۔ حصاری میں معززین کو احمدیت کے مخصوص مسائل کے متعلق خطاب کیا اور احمدیت کی دعوت دی۔

واپسی پر جلسہ سالانہ سیالکوٹ میں دو لیکچر دئیے ایک جلسہ سیرۃ النبی میں تقریر کی۔ ڈسکہ میں حسب ہدایت نظارت تربیت جماعت کے عہدیداروں کا انتخاب کرایا۔

لائل پور:۔ مولوی عبد القادر صاحب مبلغ متعینہ لائل پور نے موضع گوکھووال میں پبلک لیکچر ایک گھنٹہ تک دیا۔ اگلے روز گیانی واحد حسین صاحب نے موضع اٹال والی میلہ میں تبلیغ کے لئے بلوایا۔ وہاں جا کر میلہ لگوانے والے سائیں صاحب نے غیر احمدی مولویوں کو مناظرے کے لئے بلایا لیکن انہوں نے آنے سے انکار کر دیا۔ جس کا سائیں صاحب پر بہت اثر ہوا۔ گیانی صاحب نے بھی سکھ مسلم اتحاد پر لیکچر دیا انفرادی تبلیغ کی گئی۔ مبلغین کی تقاریر کا یہ اثر ہوا کہ سائیں صاحب نے اپنے دونوں لڑکوں کے ہمراہ نماز ہماری اقتداء میں ادا کی۔ مولوی عبد القادر صاحب نے لائل پور میں ایک لیکچر دیا۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی مقام کی وضاحت کی گئی۔ جمعہ کے روز ایک نوجوان حشمت اللہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے جس پر ان کے والدین اور دیگر لوگوں نے سخت مخالفت کی۔ بالآخر ان کے والد صاحب تو خاموش ہو گئے۔ مگر دوسرے مخالفین کا جمگھٹا ان کی دوکان پر لگا رہتا ہے جس کی وجہ سے تبلیغ کا خوب موقع مل جاتا ہے چنانچہ ایک غیر احمدی مولوی صاحب کو مناظرہ کے لئے انہوں نے بلایا جو مقابلہ کی تاب نہ لا کر دوران مناظرہ میں ہی فرار کر گئے جس کا حاضرین پر بہت اثر ہوا۔

کشمیر:۔ مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ کشمیر نے ۱۵ احسان تا ۳۰ احسان ۶ مقامات کا دورہ کیا۔ تین لیکچر دو مناظرے وفات مسیح ناصری پر کئے۔ پہلا مناظرہ موضع زینہ ریش کے ایک اہل حدیث مولوی صاحب سے ہوا۔ جس کا مجلس پر اچھا اثر ہوا۔ یہ حق کہ ایک معزز آدمی نے اسی وقت کہا کہ احمدی ہر سوال کا جواب دیتے ہیں۔ دوسرا مناظرہ موضع نانہ ناڑ میں ملا حسام الدین صاحب سے ہوا جن کو لاجواب ہو کر مناظرہ چھوڑنا پڑا اور غیر احمدیوں نے علی الاعلان کہا کہ ہمارے مولوی میں تاب مقابلہ نہیں۔

بھدرواہ جموں:۔ مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے غیر احمدیوں سے تین مناظرے کئے پانچ لیکچر دئیے۔ قرآن کریم حدیث کتب حضرت اقدس سے درس دیا یہاں غیر مبائعین نے غیر احمدیوں کو بعض غلط فہمیوں میں ڈال کر ہماری جماعت سے بائیکاٹ کرا دیا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارے بعض احمدیوں کے کاروبار بند ہونے کی وجہ فاقے پر فاقے اٹھانے پڑتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے احمدی خدا کے فضل سے اخلاص میں اور زیادہ ترقی کر رہے ہیں۔

شیخ محمدی پشاور:۔ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سرحد نے عرصہ زیر رپورٹ میں چار مقامات کا دورہ کیا۔ وفات مسیح ؑ اور نسخ قرآن پر دو مناظرے کئے۔ قرآن کریم اور حضرت اقدس ؑ کی کتب سے سات درس دئیے پہلا مناظرہ دار التبلیغ اچینی پایاں میں ہوا دوسرا اشپانڈ میں ہوا۔ مخالفین کے ایک حجرے میں جہاد نبوت۔ ضرورت مصلح پر لیکچر دیا اور بعض اعتراضات کے جوابات دئیے۔

ادرحمہ:۔ مولوی محمد الدین صاحب مبلغ نے ۲۲ سے ۳۰ ؍ احسان تک چار مقامات کا دورہ کیا چار لیکچر دئیے۔ چھ درس تبلیغی و تربیتی دئیے۔ جماعت کی حالت اچھی ہے۔ احباب تبلیغ میں حصہ لیتے ہیں اس ماہ میں گیارہ کس داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے ہیں۔ کل ادرحمہ کے اسال سلسلہ میں داخل ہونے کی امید ہے

مین پوری:۔ مولوی فضل دین صاحب مبلغ نے عرصہ زیر رپورٹ میں دس مقامات کا دورہ کیا۔ درس قرآن کریم کے علاوہ دو لیکچر علی پور کھیڑا میں ایک پبلک لیکچر ہندو مسلم اتحاد پر مان دھاسقہ میں قریباً اڑھائی صد آدمیوں کے مجمع میں دیا۔ اس کے علاوہ انفرادی تبلیغ کرتے ہیں۔ لوگ شوق سے سنتے۔ اور سلسلہ سے مانوس ہیں۔ ایک غیر احمدی کو باقاعدہ ترجمہ قرآن کریم کا پڑھاتے ہیں۔

(ناظم نشر و اشاعت)

۲۰ ؍ جون کا خطبہ اور بیرون ہند کی جماعتیں اور افراد

موعود خلیفہ کے اس ارشاد پر کہ ہندوستان کے احباب ۳۱ ؍ اگست تک اپنے وعدے سو فی صدی مرکز میں داخل کریں۔ جہاں مخلصین اس تاریخ تک کامیاب ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہاں بیرون ہند کی جماعتوں سے بھی یہی توقع ہے۔ جن کے وعدے بالعموم اگست وستمبر تک ہیں۔ پس بیرون ہند کے کارکن اور افراد خاص توجہ دیں۔

(۱) نیروبی کی جماعت بیرون ہند میں بڑی جماعت ہے۔ اس نے وعدوں کا فارم پیش کرتے ہوئے لکھا تھا کہ اگست کے اخیر تک وعدوں کی رقم ہر ایک دوست ادا کرنے کا اقرار کر چکا ہے مجھے نیروبی کے مخلص کارکنوں سے یہی امید ہے۔ کہ ان کی ساری رقم ۳۱ ؍ اگست کی شام تک مرکز میں داخل ہو سکے گی۔ اگر کچھ برائے نام بقایا رہ گیا۔ تو وہ ستمبر سے آگے تجاوز نہ کرے گا۔ (۲) کمپالہ کے احباب نصف رقم تک ادا کر چکے باقی جو نصف سے کچھ کم ہے۔ اس کے ۳۱ ؍ اگست تک آجانے کی اس لئے امید ہے۔ کہ وہاں کے مخلص ترین سکرٹری نے لکھا تھا کہ جلد بقیہ رقم بھی بھیج دونگا (۳) دار السلام کے احباب کا وعدہ ہی جون جولائی تک کا ہے۔ انہیں اپنا وعدہ یاد ہے۔ امید ہے کہ ان کی طرف سے پوری رقم ۳۱ ؍ اگست تک مرکز میں پہنچ جائیگی۔ (۴) ممباسہ کا وعدہ گو نو مہینے ہے تحریک جدید اس کا مطلب یہ لیا کرتی ہے کہ غیر معین رقم ابتدائے سال میں جلد ادا ہو جانے والی ہے۔ چنانچہ ممباسہ گذشتہ سال ۳۰ ؍ اگست تک ادا کر چکا تھا۔ اس سال بھی خدا کے فضل سے ۳۱ ؍ اگست سے پہلے ادا کرے گا۔ کیونکہ اس کے احباب پیچھے رہنے والے نہیں۔ بلکہ آگے بڑھنے والے ہیں۔ (۵) جماعت ٹانگا کا وعدہ قسط وار ہے۔ قسط آ رہی ہے۔ اگر ان کو

اللہ تعالیٰ توفیق دے تو اپنے موعود خلیفہ کی آواز سنکر ۳۱ راگست تک پوری رقم ادا فرمائیں۔

(۶) ٹبورا کے احباب نے اکتوبر میں ادا کرنے کا لکھا ہوا ہے۔ وہ اگر حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اکتوبر کی بجائے اگست میں ادا کر دیں۔ تو یہ امر انکے لئے حضور کی خاص دعا کا باعث ہوگا۔

(۷) آبادان کا وعدہ بھی غیر معین ہے لیکن وہاں کے احباب کا گذشتہ سالوں کا تجربہ بتا رہا ہے۔ کہ وہ اگست میں رقم ادا کیا کرتے ہیں۔

(۸) ہسپانیہ۔عراق کی قسط وار ادائیگی ہوتی ہے۔ مگر قسط معین نہیں۔ وہاں کے کارکنوں کو مزید توجہ کرنی چاہیئے۔

(۹) سوڈان کے احباب کے وعدوں کا اکثر حصہ بفضلِ خدا ادا ہو چکا ہے۔ جو بقیہ حصہ ہے وہ ۳۰ راگست تک مل جانیوالا ہے۔

(۱۰) مولوی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے مبلغ امریکہ سال ہفتم کی اپنی رقم ۱۳۵ روپے اور اپنے گھر والوں کی ۳۷ روپے۔کل ۱۷۲ روپے حضرت کے حضور نقد پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"حضور! تحریک جدید کے متعلق جن جماعتوں کا دورہ کیا۔ انہوں نے قابل تعریف اور مومنانہ شان کے مطابق جواب دیا ہے۔اور بعض ابھی باقی ہیں۔ فہرست تو حضور کی خدمت میں پھر ارسال کرونگا۔ اسوقت اپنے اور جماعتوں کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(۱۱) مولوی محمد شریف صاحب مبلغ حیفا کی فہرست ۲۸ پونڈ کی پہنچ چکی ہے۔انہوں نے اپنا وعدہ ۲۳/- اور گھر والوں کا ۲/۱۰ بھیج دیا ہے۔

(۱۲) ماریشس میں جو احباب وعدہ کرنے والے ہیں۔ وہ سوائے حافظ جمال احمد صاحب کے اسی ملک کے باشندے ہیں۔ وہ اپنے وعدہ کا ۴۷ فیصدی ادا کر چکے ہیں۔

(۱۳) گارت (جاوا) والوں نے اپنے وعدے بھی بذریعہ مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ کی ترسیل کی ہے۔ اگر وہ حضور کے ۲۰ رجون کے خطبہ کو بغور پڑھ لیں۔ تو انکا اخلاص انہیں مجبور کریگا کہ وہ ۳۱ راگست تک ادا کر دیں۔

(۱۴) سیرالیون کے مبلغ مولوی نذیر احمد صاحب نے نہ صرف اپنا وعدہ ادا کر دیا ہے۔ بلکہ دوسرے احباب کے وعدے جو اس ملک میں شامل ہیں ادا کر چکے ہیں۔ چنانچہ جماعت سیرالیون کا وعدہ ۸۳ شلنگ تھا اس میں سے اب صرف ۵۰ شلنگ واجب الادا ہیں۔ جسکے متعلق مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ عنقریب رقم ارسال ہوگی۔

(۱۵) مولوی جلال الدین صاحب شمس نے لنڈن سے اطلاع دی ہے۔ کہ یہاں کے وعدے ۱۵/۳ پونڈ ہیں۔ اور میرا وعدہ ۱۳۱ روپیہ کا ہے۔ یہ رقم قریباً ساری کی ساری وصول ہو چکی ہے جو عنقریب آپکو پہنچ جائیگی۔

خاکسار فنانشل سکرٹری تحریک جدید

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۸۹۸:۔ منکہ محمد بی بی زوجہ مستری محمد منیر صاحب قوم راجپوت چوہان پیشہ معماری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۶/۱۹۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں۔ سوائے مبلغ اڑھائی سو روپیہ حق مہر کے جو وہ بھی بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ مگر اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں یہ رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ نہ کرا سکی تو یہ رقم میرے خاوند سے وصول کی جائے۔ علاوہ ازیں میری وفات کے وقت جو میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ لہٰذا چند حروف بطور وصیت نامہ تحریر کر دیئے کہ سند رہیں ۱۴/۶/۱۹۴۱

الامۃ:۔ محمد بی بی زوجہ محمد منیر محلہ دارالفتوح قادیان

گواہ شد:۔ مستری عبدالحمید والد موصیہ

گواہ شد:۔ نور احمد چغتائی۔

نمبر ۵۸۹۷:۔ منکہ اللہ دتہ ولد چودھری رحیم بخش صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک جھیورہ ۱۱۷ حال طالب علم مدرسہ احمدیہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶/۱۹۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب اس وقت زندہ ہیں۔ میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ باقی میرے والد صاحب مجھ کو ماہوار خرچ برائے تعلیم و جیب خرچ دیتے ہیں جس میں سے مبلغ تین روپیہ میرا جیب خرچ ہوتا ہے۔ میں اپنی اس آمد یعنی جیب خرچ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت اگر کوئی میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ آئندہ میری کوئی آمدنی ہوگی۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ تازیست ادا کرتا رہونگا۔ العبد:۔ اللہ دتہ بقلم خود جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد:۔ غلام حیدر سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن پریذیڈنٹ حلقہ مسجد مبارک

نمبر ۵۸۹۹:۔ منکہ عبدالقادر ولد منشی غلام حیدر صاحب قوم ڈار پیشہ ملازمت عمر ساڑھے انیس سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۶/۱۹۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ ملازمت پر ہے۔ جسکی آمدنی مبلغ ۳۶ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کہ ماہ بماہ انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ العبد:۔ عبدالقادر محلہ دارالرحمت قادیان ۲۲/۶/۴۱ گواہ شد عزیز احمد نیاز منزل دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد:۔ میر حمید اللہ دارالرحمت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۹ جولائی۔ وزارت جنگ و وزارت اقتصادیات نے اعلان کیا ہے کہ برطانیہ سے روس کو جنگی سامان روانہ کیا جا چکا ہے۔ اور آئندہ مزید بھیجنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

برلن ۹ جولائی۔ مشرقی محاذ پر روس کے خلاف لڑنے کے لئے سولہ ہزار ہسپانوی والنٹیرز یہاں پہنچ چکے ہیں۔

انقرہ ۹ جولائی۔ برلن ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ روس کے خلاف جنگ میں شمولیت کے متعلق جاپان نے فیصلہ کر لیا ہے۔ جس کی اطلاع سرکاری طور پر ہٹلر کو بھیج دی گئی ہے۔ جاپان کے سرکاری اخبار نے لکھا ہے۔ وقت آ رہا ہے کہ جاپان مداخلت بے جا کرنے والوں سے کہہ دے۔ کہ وہ اپنی پالیسی تبدیل کریں۔ ورنہ جاپان کو طاقت استعمال کرنی پڑے گی۔

ٹوکیو ۹ جولائی۔ روسی عورتیں اور بچے جاپان سے بکثرت واپس جا رہے ہیں

لنڈن ۹ جولائی۔ آج مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ یہ امر موجب خوشی ہے کہ شام کی جنگ میں ہمارے صرف ایک اور ڈیڑھ ہزار کے درمیان سپاہی ہلاک یا زخمی ہوئے ان میں برطانی آسٹریلین اور ہندوستانی بھی ہیں۔

برلن ۹ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جرمن ہائی کمانڈ کے اعلانات میں آئندہ تفاصیل خصوصاً شہروں کے نام نہیں دیئے جائیں گے تا دشمن کو یہ معلوم نہ ہو سکے۔ کہ سٹالین لائن پر کس طرح اور کہاں سے حملہ کیا جا رہا ہے۔ جرمن فوجیں نئے مورچوں میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور مشرقی جنگ میں دوسرا دور شروع ہو چکا ہے۔

شملہ ۹ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے کمانڈر انچیف اور وائسرائے نے ایک دورہ کا پروگرام تجویز کیا ہے۔ جس میں یہ دونو ہندوستان کے مقتدر پولیٹیکل لیڈروں سے ملاقاتیں کریں گے۔ ریفارمز کمشنر بھی ان کے ساتھ ہونگے۔

لنڈن ۹ جولائی۔ مصدقہ ذرائع سے خبر ملی ہے۔ کہ وشی گورنمنٹ جرمنی کے ساتھ مستقل صلح کی گفتگو جاری رکھنا چاہتی ہے۔ اور اس کے لئے السا[illegible] لورین۔ رووبار کی چند بندرگاہیں اور بحیرہ شمالی کی بندرگاہیں جرمنی کے حوالہ کرنے پر تیار ہے۔ اس کے عوض فرانس کو بلجیم کے کچھ حصے ملیں گے

لنڈن ۹ جولائی۔ جرمن ریڈیو کا بیان ہے کہ جرمن ہائی کمانڈ کثیر تعداد میں جرمن فوجوں کو مغرب میں جمع کر رہا ہے مبادا برطانیہ اس طرف سے اس پر حملہ کر دے۔ بی۔ بی۔ سی کا بیان ہے۔ کہ جرمنی کو اس بات کا شدید خطرہ ہے کہ برطانیہ جرمنی پر فوج کشی کر دے گا۔

لنڈن ۱۰ جولائی۔ سوویٹ گورنمنٹ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دو روز سے سٹالین لائن کے سامنے اور اس کے اندر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے جرمن روسی فوجوں کو گھیرنے کی کوشش میں ہیں۔ جرمنوں نے تسلیم کر لیا ہے کہ ان کو جو کامیابی ہوتی ہے۔ وہ شدید لڑائی کے بعد ہوتی ہے۔ روس کے خبر دینے والے محکمہ کے افسر اعلیٰ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ابھی تو لڑائی شروع ہوئی ہے۔ آغاز میں تو جرمن اخبار اونچے سروں میں یہ راگ الاپتے تھے۔ کہ ان کی فتح یقینی اور فوری ہوگی۔ مگر اب یہ راگ مدھم ہو رہے ہیں کہ روسی فوج میں بھگدڑ نہیں مچی۔ اور نہ ان کے حوصلے پست ہوئے ہیں۔

لنڈن ۱۰ جولائی۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے کل رات بھی جرمنی کے خاص خاص صنعتی کارخانوں پر کامیاب بمباری کی۔ جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی نے مان لیا ہے۔ کہ شمالی فرانس کے کارخانوں پر دوبارہ حملے ہوئے۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے کل رات برطانیہ پر کوئی خاص سرگرمی نہیں دکھائی۔ بعض جہاز کنارے کے علاقہ میں پرواز کرتے دیکھے گئے۔ مگر کسی نقصان کی اطلاع نہیں پہنچی۔ ایک ان میں سے گرا لیا گیا۔

لنڈن ۱۰ جولائی۔ جنرل ولسن نے بیروت کو خالی کر دینے کے لئے جو اپیل کی تھی۔ فرانسیسی ہائی کمشنر نے ابھی تک اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ جنرل ولسن کہہ چکے ہیں۔ کہ اگر ان کی اپیل پر توجہ نہ دی گئی۔ تو ضروری فوجی کارروائی کی جائے گی۔

لنڈن ۱۰ جولائی۔ آج دوپہر کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آسٹروف کے علاقہ میں جرمن فوجوں کو پیچھے ہٹا دیا گیا ہے۔ جہاں سے وہ لینن گراڈ کی طرف بڑھنا چاہتی تھیں۔ پرپٹ کے [illegible] علاقہ میں ان پر جوابی حملے کئے جا رہے ہیں۔ یہاں سے جرمن ماسکو پر بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پرپٹ کے جنوبی علاقہ میں یوکرین کی طرف بڑھنے سے بھی ان کو روک دیا گیا ہے۔ بسربیا کے علاقہ میں روسیوں کے جوابی حملوں نے نازیوں کا ایسا برا حال کر رکھا ہے۔ کہ اب وہاں جنرل لسٹ کو بھیجا گیا ہے جو لڑائی کے خاص ماہر سمجھے جاتے ہیں روسیوں کا دعویٰ ہے کہ ان کے ہوائی جہازوں نے دشمن کے ایک سو ٹینک برباد کر دیئے۔ نیز کانسٹنزا اور سلوینا پر بھی شدید حملے کئے۔ نازیوں نے اس لڑائی کے بارہ میں کوئی اعلان نہیں چھاپا۔ روسی اپنے ڈکٹیٹر کی ہدایات کے مطابق جس جگہ سے پیچھے ہٹتے ہیں۔ وہاں کی ہر چیز برباد کر دیتے ہیں۔

لنڈن ۱۰ جولائی۔ نازی ریڈیو نے برطانیہ پر الزام لگایا ہے۔ کہ اس نے اپنے دوست رومانیہ سے دھوکا کیا۔ کہ وہاں کے تیل کے چشموں کے نقشے روس کو دے دیئے ہیں۔ حالانکہ ایک سال ہوا جب رومانیہ نے برطانی گارنٹی کو ترک کر دیا۔ اور جرمنی رومانیہ کا تیل استعمال کر کے برطانیہ پر [illegible] کرتی رہی۔

لنڈن ۱۰ جولائی۔ شام میں اتحادی فوجوں نے دریائے فرات پر دو اہم جگہوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ وشی گورنمنٹ نے [illegible] صلح کا چونکہ مقررہ وقت تک جواب نہیں دیا۔ اس لئے بیروت پر چڑھائی برابر جاری ہے۔ اور ہماری فوجوں نے اس کے بیرونی مورچوں کو توڑ دیا ہے۔ دیمور پر کل قبضہ ہو چکا ہے جہاں کئی سو سپاہی اور دستہ توپیں ہاتھ آئیں۔

لکھنؤ ۱۰ جولائی۔ یو۔پی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ تحریک مدح صحابہ کے التوا اور اس سلسلہ میں گرفتار شدہ لوگوں کی رہائی کے بعد اب یہ دونو فرقوں کا فرض ہے۔ کہ آپس میں جھگڑا طے کر لیں۔ گورنمنٹ انہیں ہر قسم کی سہولت بہم پہنچانے کو تیار ہے۔ مگر سمجھوتہ کی ناکامی یا کامیابی کی ذمہ داری دونوں فریقوں پر ہوگی۔

کراچی ۱۰ جولائی۔ سندھ گورنمنٹ نے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی بیکاری کو کم کرنے کے لئے ان میں تقسیم کرنے کی غرض سے پانچ ہزار ایکڑ اراضی مخصوص کر دی ہے۔ یہ زمین حاصل کرنے والوں کو کسی سرکاری زراعتی فارم میں ایک سال کی ٹریننگ لینی ہوگی

لنڈن ۱۰ جولائی۔ اٹلی کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل صبح انگریزی ہوائی جہازوں نے نیپلز اور بعض اور شہروں پر حملے کئے مگر لنڈن میں ان کے متعلق کوئی اعلان نہیں کیا گیا۔ آج انگریزی ہوائی جہازوں کے بڑے بڑے دستے دن کے وقت [illegible] ڈوور سے جرمنی کی طرف جاتے دیکھے گئے۔ اور چینل کے پار سے دھماکوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں

دہلی ۱۰ جولائی۔ ہندوستان کے [illegible] قرضہ میں گذشتہ شنبہ تک کل ۶۷ کروڑ ۳ لاکھ ۸۲ ہزار روپیہ آ چکا

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی